

قسط ۱

تبرکات و نوادر

مشاہیر علماء کے خطوط

مکاتیب طیب

یحیٰی الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی مدظلہ ہمت دار العلوم دیوبند
بنام حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ہمت دار العلوم حقانیہ

”بیخ ساز شخصیتوں کے نجی خطوط بھی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہوتے ہیں ان سے مکاتیب نگار کے احساسات اور کئی دوسرے صفات اور خصائص پر روشنی پڑتی ہے اور لہذا اوقات ان میں علم و حکمت اور واقعات و تاریخ کا مواد بھی آجاتا ہے۔ برصغیر کے اعیان علم و فضل اور اکابرین کے ایسے خطوط کا ایک کافی ذخیرہ دارالعلوم دارالحق کے ریکارڈز میں محفوظ ہے۔ معلوم نہیں آئندہ اسکی مستقل اشاعت کا موقع ملے یا نہ ملے۔ ان سے بعض اکابر ملک و ملت کے چیدہ چیدہ خطوط ہم وقتاً فوقتاً الحق میں شائع کرتے رہتے ہیں تاکہ یہ نوادر اور تبرکات دستبرد زمانہ سے محفوظ ہو سکیں۔ آج کی اشاعت سے ہم حضرت محدث شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے نام عالم اسلام کے ممتاز اور اسلامی دنیا کی سب سے عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے ہتمم حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی مدظلہ کے مکاتیب بالائے طاہر پیش کریں گے۔ مکاتیب الیہ حضرت شیخ الحدیث کی طائب علمی اور پیر تدریس کا ایک کافی عرصہ دارالعلوم دیوبند میں گذرا ہے۔ اسلئے ان خطوط سے مکاتیب الیہ کی سوانحی زندگی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ رضاحق نوٹ ایڈیٹر کے قلم سے ہیں۔“

سب ادارہ

گرامی خدمت جناب مولانا عبدالحق صاحب زید خجہ

①

جاء سلام منون آنکہ گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں جناب صاحب زید خجہ نے انتہائی سلسلہ میں حسن کارکردگی کا ثبوت دیا ہے خدام دارالعلوم اسکی قدر کرتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے جناب سے اپنی توقع رکھتے ہیں۔

ایسی حالت میں بے انصافی ہوگی۔ اگر ایسے حضرات کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے۔ چنانچہ جناب کی قابلیت شہرت اور مقبولیت کے پیش نظر یکم محرم الحرام ۱۳۹۳ھ سے جناب کو مستقل کیا جاتا ہے۔ اور یکم ہی سے جناب کی اہلی تنخواہ مبلغ ساٹھ روپے ماہوار بھاری کی جاتی ہے۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

غمدہ و فلی

۲) مخدوم و محترم زاد مجدد المامی

بعد سلام سنون عرض ہے۔ بندہ آج صبح ۶ بجے الحمد للہ بھوپال پہنچ گیا۔ دیوبند میں شملہ سنے واپس ہو کر قندے تحریک نزلہ مٹی، وہ کل بڑھ گئی اور سفر کی ہوائ نے اسے اور تیز کر دیا۔ ریل میں شب کو تمام رات گزار رہا صبح بخار ہی کی حالت میں بھوپال اترا۔ یہاں اسٹیشن پر سب حضرات موجود تھے۔ مولوی محمد یحییٰ سلمہ نے معالجہ شروع کیا ہے۔ آج سہل دیا ہے۔ سر بہت بھاری ہے۔ اور بخار ہے۔ جمعہ کے دن یہاں کے حضرات نے پہلے ہی سے تقریر کی منادی کر رکھی ہے۔ دیکھئے جیتے تک طبیعت صاف ہوتی ہے یا کیا صورت ہے دعا فرمائیے طبیعت صاف ہونے ہی پر کسی سے ملنا جلتا کام کے سلسلے میں ہو سکتا ہے۔ آپ کا پارسل کردہ سفر نامہ تو آج تک یہاں موصول ہوا نہیں اگر پرسوں واقعی روانہ ہوا ہے۔ تو آج اسے حتمی طور پر یہاں آجانا چاہئے تھا۔ حضرت مولانا مظلہ کی خدمت میں سلام سنون عرض ہے۔ میری تکلیف کے سلسلہ میں گھر اطلاع نہ کی جائے۔ والسلام۔

۱۔ مکتوب الیہ مظلہ ۱۳۸۷ھ سے ۱۳۵۱ھ تک بغرض تحصیل و تکمیل علم دارالعلوم دیوبند میں مقیم رہے۔ مولانا عبد السمیع مرحوم مولانا مبارک علی دیوبندی نائب مہتمم کے خطوط مطبوعہ الحق ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ سے معلوم ہوتا ہے کہ اساتذہ دیوبند کے اصرار اور تقاضوں پر شوال ۱۳۹۲ھ میں بغرض تدریس دارالعلوم دیوبند میں آپ کی تقرری ہوئی اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی دو ڈھائی ماہ کا عرصہ بھی آپ کی تدریس پر نہیں گزرا تھا کہ شہرت اور مقبولیت کے پیش نظر یکم محرم ۱۳۹۳ھ سے آپ کو مستقل کیا گیا۔ تنخواہ سے اس دور تک دارالعلوم کے اساتذہ کے زہد و قناعت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ آپ کی تدریس کے تمام زمانہ میں صاحب مکتوبات حضرت قاری محمد طیب صاحب مہتمم رہے ان کے خطوط سے آپ کے حسن کارکردگی، حسن اعتماد اور ربط و تعلق پر بخوبی روشنی پڑے گی۔

۲۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ۔ اس خط کی تاریخ نہیں پڑھی جاسکتی۔

۳) محترم و معظم حضرت الاستاذ مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم السامی السلام علیکم گرامی نامہ نے سرفراز فرمایا۔ الحمد للہ آپ کے بے ریا خلوص، جذبہ خدمت اور صبح و طاعت کا اعتراف میرے صحیفہ قلب پر ثبت ہے۔ آپ کی ذات میرے لئے ایک نمونہ ہے۔ اگر ہم سب دارالعلوم کے دائرہ میں ایسا ہی نمونہ پیش کریں۔ تو ہماری ترقی کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے۔ مجلس انتظامیہ نے آپ کی استعقال کی پرزور سفارش کی ہے۔ امید ہے کہ شوریٰ میں قطعی کامیابی ہوگی۔ بجز اللہ خاندان میں خیریت ہے۔ دارالعلوم میں صحت کی رفتار اچھی ہے۔ شہر میں ہیضہ کے واقعات ہو رہے ہیں۔ دعائے خیر فرمائیے۔ محمد اعظم سلمہ کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے۔ عزیزی قاری محمد سالم سلام عرض کرتا ہے۔ حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام سنون واستدعا دعا عرض فرما دیجئے۔

۱۴۹۶ھ

۴) برادر محترم زید مجدکم السامی بعد سلام سنون عرض ہے۔ گرامی نامہ مورخہ ۴/۱۰/۱۴۹۶ھ موصول ہو کر کاشف حالات ہوا۔ آپ عریضہ دیکھ کر روانہ ہو جائیں۔ کیونکہ ۱۴-۱۵ سے اسباق شروع ہو جانے کا احتمال اور سعی بھی ہے۔ اس لئے پہلے پہنچ جانا ضروری ہے۔ میرا عریضہ آپ کو انشاء اللہ پر سول گیارہ سوال کو مل جاوے گا۔ آپ جمعہ تک دیوبند پہنچ جائیں، اسباق سے پہلے امتحان داخلہ وغیرہ کی ضروریات میں بھی حضرات اساتذہ کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ والد صاحب قبلہ کی خدمت میں سلام نیاز حضرت نائب صاحب اور دوسرے حضرات سلام فرماتے ہیں۔

۱۴۹۶ھ

۵) حضرت المحترم زید مجدکم السامی بعد سلام سنون عرض ہے کہ بجز اللہ مع الخیر رہ کر مدعی خدمت مزاج گرامی ہوں۔ دارالعلوم کی بعض ضروریات کے سلسلہ میں جناب سے چند امور میں گفتگو کرنی ہے۔ اور اس میں عجلت بھی ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ جناب پہلی گاڑی سے دیوبند کا قصد فرمائیں۔ اور عریضہ ملاحظہ فرماتے ہی روانہ

۱۔ حضرت قبلہ الحاج محمد معروف گل صاحب مرحوم راقم المردود کے جد بزرگوار
۲۔ مولانا مبارک علی نائب مہتمم المتوفی ۱۳۸۸ھ تا ۱۳۵۰ھ تا وفات نائب مہتمم رہے۔

ہو جائیں۔ آمدورفت کا کرایہ یہاں پہنچ کر ادا کیا جائے گا۔ اس عریضہ کو اہم سمجھیں اور ہر بانی فرما کر روانگی میں عجلت سے کام لیں۔ یہاں کے دوسرے اکابر کے مشورہ سے یہ عریضہ تحریر کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ اور عریضہ دیکھتے ہی قصد فرمایا جاوے گا۔ والسلام۔ ۱۰/۳/۱۰ھ

۶۔ حضرت المحترم زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ کل ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں جس میں تشریف آوری کے لئے استعجال ظاہر کیا تھا۔ اب زیادہ عجلت نہیں رہی۔ اس لئے کافی غور و خوض کا موقع ہے۔ چونکہ ابتدائی عریضہ محل صرف طلب پر مشتمل تھا۔ اور کل کے عریضہ میں مقصد بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ اس لئے جناب بھی غور فرمائیں۔ اور میرے عریضہ کا انتظار فرمائیں۔

حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ اور مزاج پُرسی فرما دیجئے مفصل عریضہ دوسرے وقت روانہ کر دوں گا۔ ۱۴/۳/۱۰ھ

۷۔ محترم المقام زید مجدکم

السلام علیکم۔ گرامی نامہ موصول ہوا۔ حسب قواعد رخصت مطلوبہ منظور ہے۔ امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ والسلام۔ ۱۰/۱۰/۱۰ھ

۸۔ محترم المقام زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ کہ بھلا اللہ یہ احقر مع الخیر رہ کر مستدعی خیریت مزاج گرامی ہے دارالعلوم میں اسباق شریع ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ کے اور مولانا عبدالحق صاحب نافع اور مولانا محمد شریف کے نہ پہنچنے سے سخت ہرج اور نقصان واقع ہو رہا ہے۔ دارالعلوم کی ضروریات کے پیش نظر یہ تجویز ذہن میں آئی ہے۔ کہ آپ اور دو حضرات دہ باہم مراسلت کے بعد کوئی تاریخ متعین فرمائیں۔ اور اس تاریخ میں لاہور پہنچ جائیں۔ لاہور سے ایک تو ہوائی جہاز کی سروس دہلی کو چلتی ہے جس میں عام لوگ سفر کر سکتے ہیں۔

۱۔ تعطیل رمضان پر گھر سے مزید رخصت طلب کرنے کے سلسلہ میں۔ *س*

۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

مکاتیب طیب

لیکن اس میں آپ کا اُنا کسی طرح مناسب نہیں ہوگا کہ وہ آپ کو دہلی پہنچائے گی۔ اور دہلی خود خطرناک حالات سے گزر رہی ہے۔ نیز دہلی سے دیوبند پہنچنا بھی بحالات موجودہ سنت مشکل اور خطرناک ہے۔ البتہ لاہور کے با اثر افراد کو کوشش سے فوجی جہاز میں آپ کو جگہ مل جائے تو وہ لاہور سے آپ کو سہارنپور پہنچا دے گا۔ سہارنپور سے دیوبند کا سفر بھی گو کسی حد تک مشکل ہے۔ لیکن بہر حال آمد و رفت جاری ہے۔ اور آپ حضرات کا پہنچنا انشاء اللہ ممکن ہو سکے گا۔ لاہور سے سہارنپور تک کے ہوائی جہاز کے کرایہ میں ریل کے تھرڈ یا انٹر کلاس کا کرایہ جو آپ دیں گے۔ آپ کے حساب میں وضع کر کے زائد صرفہ مدرسہ ادا کر دیا امید ہے کہ آپ تینوں حضرات باہم مراسلات کے بعد لاہور پہنچنے کی کوئی تاریخ متعین فرمائیں گے۔ اور لاہور کی اس سعی کی بابت بھی اس میں مشورہ فرمائیں گے۔ اور اگر ارادہ تشریف آوری کا کیا جائے گا۔ تو بذریعہ ہوائی ڈاک یا تار اسکی مجھے اطلاع دی جائے گی۔ مولانا عبدالحق صاحب نافع اور مولانا محمد شریف کا پتہ آپ کو لکھ رہا ہوں۔ تاکہ آپ ان سے براہ راست خط و کتابت کر سکیں۔ مجھے توقع ہے کہ مدرسہ کی موجودہ ضروریات کے پیش نظر آپ بنام خدا سفر کا ارادہ فرمائیں گے۔ اور حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقین

۱۔ ۱۹۴۷ء کے ہولناک واقعات نے تقسیم کی شکل میں راستے مسدود کر دیئے۔ مکتوب الیہ مدظلہ بھی تعطیلاتِ رمضان (۱۳۶۶ھ) میں گھر تشریف لائے تھے۔ ان تینوں جید اساتذہ سے یکایک دارالعلوم میں جو کمی واقع ہو رہی تھی اس کا پر کرنا امر دشوار تھا۔ اس خط میں بلکہ تقسیم کے بعد بھی کافی عرصہ تک دارالعلوم دیوبند سے کافی کوشش جاری رہی کہ یہ حضرات کسی طرح وہاں پہنچ کر تدریسی کام دوبارہ شروع کر سکیں۔ مگر حالات کے غیر یقینی اور محوش ہونے کی وجہ سے حضرت مکتوب الیہ مدظلہ کے والد بزرگوار مرحوم ایسے حالات میں دیوبند جانے کی اجازت دینے پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے۔ ادھر مشیتِ ایزدی کو اسی سرچشمہ فیض سے دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں ایک نہر جاری کرنا منظور تھا۔ اور بہت جلد بغیر اسباب و سائل پردہ غیب سے یہ دینی ادارہ ظہور پذیر ہو گیا۔

۲۔ علامہ مولانا عبدالحق نافع کا کاخیل جو گھر پر مقیم ہیں۔

(مرتب)

۳۔ حال شیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس ملتان۔

ہے کہ وہ بخیریت آپ کو منزل مقصود تک پہنچا دے گا۔ دارالعلوم میں مجد اللہ خیریت ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی بخیریت ہوں گے۔ والسلام

۳۰/۱۰/۱۳۹۳ھ

دونوں حضرات کے پتے

۱۔ مولانا عبدالحق نافع۔ مقام زیارت کاگا صاحب

تحصیل نوشہرہ۔ صوبہ سرحد

۲۔ مولانا محمد شریف صاحب کشمیری۔ مقام رام پور۔ پنن کثیر پوسٹ پلندری

ریاست پونچھ کشمیر

۹ حضرت المحترم زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ صادر ہوا۔ آپکی خیریت سے اطمینان ہوا۔ دارالعلوم میں مجد اللہ تو اس پورے دور اطمینانی میں امن و اطمینان رہا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ ضلع سہارنپور میں مختلف مواقع پر ہنگامے اور فسادات ہوئے۔ مگر اب پندرہ بیس دن سے الحمد للہ کلی امن و سکون ہے۔ سہارنپور کے موجودہ کلکٹر نے نہایت تندہی اور تدبیر سے کام لیا اور اہم امن قائم کر دیا۔ اب تقریباً پورے ملک میں بہ نسبت سابق کے امن و اطمینان ہے۔ جو کمی ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی دعاؤں اور توجہات سے پوری ہو جائے گی۔ اس دور بے امنی میں البتہ جو جانیں آبروئیں، اموال تلف ہوئے ان کا کوئی تدارک نہیں ہے۔ سب سے زیادہ صدمہ دہلی اور مشرقی پنجاب کی تباہی کا ہے۔ صوبہ کا صوبہ ہی اکھڑ گیا۔ دہلی گیارویں مرتبہ اجڑی۔ اور اس کے آثار تمدن برباد ہوئے۔ مگر یہ محض اللہ کا فضل ہے۔ کہ دارالعلوم اور اس کے کاموں پر کوئی آنچ نہیں آئی۔ مجد اللہ تعالیٰ تعلیم کا کام بدستور سابق جاری ہے۔ البتہ آپ حضرات کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ آپ کے اسباق باہم بانٹ لئے گئے ہیں۔ دارالعلوم کے اجزاء و اعضاء نے قیام امن کے لئے کافی مساعی کیں اور فسادات کے رخنے بند کئے والحمد للہ۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کلی امن و سکون دے اور فرقہ وارانہ فسادات سے نجات عطا فرمائے ملک کے ہر فرد کو حقیقی آزادی اور حقیقی آسائش میسر آئے۔ آمین۔ آپ حضرات بہر حال قیام امن کے

راے تقسیم پاک و ہند کا پراسٹوب زمانہ۔ ”س“

بعد ہی تشریف لا سکتے ہیں۔ دونوں حکومتیں غالباً اس کی سعی تو کر رہی ہیں کہ یہ موانع اٹھ جائیں۔ اور اس کے ساتھ سفر شروع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو درست فرمادیں اور ملک کا ہر فرد اس سعی میں ملک بجا دے کہ اس ملک سے منافرت دور کرنی ہے۔ اور امن و اتحاد پیدا کرنا ہے۔ اب ملک کی پیدا کردہ منافرت نے ملک کو سخت نقصان پہنچا یا ہے۔ سیدین مروجین کا عادتہ حقیقتہً شدید ہوا۔ اللہ کی مرضی تھی — مرضی مولیٰ ازہمہ اولیٰ۔ دعائیں یاد فرمایا بجا دے۔ والسلام۔ ۲۳ ۱/۴ ھ

۱۲ حضرت مخدومی المحترم زید مجدکم

بعد سلام سنون عرض ہے کہ گرامی نامہ نے مشرت فرمایا یاد آوری کا منون ہوں۔ آپ حضرات کی حیدائی شان ہے۔ مگر مجبوری کیا کیا جاوے۔ تعلیمی سلسلہ میں آپ کے نہ ہونے سے خصوصاً ان کی محسوس ہو رہی ہے۔ تاہم اسباق کا بند و بست کر لیا گیا ہے۔ اس سال تو گویا تشریف آوری مشکل ہی ہے۔ وقت بھی تعلیم کا اب وہی ماہ رہ گئے ہیں۔ حق تعالیٰ عافیت رکھے تو سال آئندہ ہی انشاء اللہ آمد ہوگی۔ پرسان حال حضرات کی خدمت میں سلام سنون۔ یہاں بجد اللہ بہم وجوہ خیریت ہے۔ کل سال سلمہ کا نکاح ہے بعد جمعہ۔ دعا خیر و برکت فرمائیے۔ متعلقین کی خدمت میں سلام سنون۔ طلبہ کی جمعیت کی طرف رسالہ دارالعلوم کا شکریہ پہنچا تھا۔ ان سب سے میرا سلام فرمادیجئے اللہ تعالیٰ انہیں علم نافع عطا فرماوے۔ ۱۳ ۵/۴ ھ

۱۴ اور اب تو اس منافرت کے عفریت کی تباہ کاریاں روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہو چکی

ہیں۔

۱۵ دیوبند کے شرفاء میں سے تھے اور حضرت قاری صاحب مدظلہ کے قریبی رشتہ دار تھے اس پر آشوب دور ہنگاموں کے دوران بہام شہادت نوش کیا۔ ایک کا نام سید محشم تھا۔ دوسرے بھی ان کے سگے بھائی تھے جن کا نام اس وقت معلوم نہ ہو سکا۔

۱۶ حضرت مدظلہ کے بڑے صاحبزادہ مولانا قاری محمد سالم قاسمی مدرس دارالعلوم دیوبند سے دارالعلوم حقانیہ کی جمعیتہ طلبہ مراد ہے۔

۱۷ دارالعلوم دیوبند کا علمی و دینی ترجمان ماہنامہ دارالعلوم۔

۱۲

حضرت مولانا المحترم دام مجدکم

سلام مسنون! کئی دن ہوئے آپ کا خط ملا تھا۔ میں اسی دوران میں عید الفرجت رہا۔ اور چند سفر بھی پیش آ گئے۔ اس لئے جواب میں تاخیر ہوئی۔ آپ نے اپنے وطن میں جو مدرسہ قائم فرمایا ہے اس کے حالات معلوم کر کے مجھے دلی مسرت ہوئی۔ دل و جان سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس مدرسہ کو ترقی عنایت فرماوے۔ آپ حضرات کو دینی اور علمی خدمات کی زیادہ سے زیادہ توفیق میسر ہو۔ اور عام مسلمان دینی علوم سے بہرہ ور ہوں۔ حسب الطلب فارم جدید و قدیم آج کی ڈاک سے ارسال ہے دستور جدید الجہن تک طبع نہیں ہوا۔ طباعت کے بعد ارسال خدمت ہوگا۔ دارالعلوم میں الحمد للہ خیر و عافیت ہے۔ جناب نائب مہتمم صاحب، اہل دفتر اور تمام پرسان حال حضرات سلام فرماتے ہیں۔ اپنی خیریت اور حالات سے گاہ بگاہ اطلاع فرماتے رہیں۔ والسلام۔ ۲۶-۱۱-۹۸ھ

۱۳

محترم المقام زید مجدکم

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ نے مجھے ممنون فرمایا۔ آپ کی یاد آوری اور محبت و غلوں سے بیدار ہوئی۔ حق تعالیٰ آپ حضرات کے اس تعلق و محبت کو قائم رکھے۔ اور آپ کا یہ محبوب ادارہ ہمیشہ آپ کی خدمات انجام دیتا رہے۔ یہاں بھلا اللہ خیر و عافیت ہے۔ اور حالات رو بہ اعتدال ہیں۔ دارالعلوم میں سب اساتذہ و طلبہ عافیت سے ہیں۔ جملہ پرسان حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ امید ہے کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔ والسلام۔ ۱۳-۱-۹۹ھ

۱۴

حضرت المحترم زید فضلكم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ استر بھلا اللہ مع الخیر ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی مع متعلقین بعافیت ہوگا۔ عرصہ سے ارادہ کر رہا تھا کہ مافی الضمیر لکھوں۔ مگر سہو و تنسیاں کا اللہ بھلا کرے اس محنت سے سبکدوش رہی۔ آج ایک محرک پیدا ہو گیا۔ اس لئے عرض کرنے کی نوبت آ گئی۔ مجھے ایک چھوٹا یا لمبا کورٹ کی ضرورت ہے۔ جو عموماً ادنیٰ پڑ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اون پر آستین اور

سے دارالعلوم حقانیہ کوڑھ خٹک سے مدرسہ کے تمام دفتری اور انتظامی امور کو مادر علمی دیوبند ہی کی پہنچ پر چلانا تھا۔ اور اس سلسلہ میں اس طرح کا غذا ت طلب کئے جاتے تھے۔ (مرتب)

پشت اور سامنے ساز بھی سلا ہوا ہوتا ہے۔ میرے پاس چترال کے پٹو کا ایک چوغہ ہے ابھی مگر وہ پندرہ سال کے استعمال سے اب ناقابل انتفاع ہو گیا ہے۔ نئے کی ضرورت ہے کہ یہ چوغے عموماً شتری رنگ کے ہوتے ہیں اس لئے حسب ذیل امور کی رعایت فرما کر ایک چوغہ خرید لیا جائے۔ چوغہ کا رنگ وہی شتری ہو یا بادامی رنگ کا مائل بسفیدی یا سرمئی رنگ جو مائل بسفیدی ہوتا ہے۔ اس پر جس ساز یعنی عاشیہ پر بیل داغ اور دامنوں کے کونوں پر جو (..... ۹) سٹکے ہوتے ہوتے ہیں۔ چوغہ کے رنگ سے الگ اور ممتاز ہوں۔ یعنی کپڑے اور ساز کا رنگ۔ ایک نہ ہو۔ ورنہ وہ ساز نمایاں نہیں رہتا۔ چوغہ کا انداز شیردانی کا سا ہو۔ مگر گھیر یعنی دامنوں کی چوڑائی کافی ہو۔ گھیرا اچھا ہو۔ اس میں چار جیبیں ہوں دو نیچے مگر دو سامنے نہ ہوں۔ بلکہ ان کا دہانہ پہلو میں ہو۔ اور دو سینہ پر جس میں گھڑی وغیرہ رکھی جاسکے میرا بدن آپ کے بدن ہی کی پیمائش کا ہے۔ لہذا آپ پہن کر اپنے بدن سے اسے مطابق فرمائیں۔ اکثر بنے بنائے بھی مل جاتے ہیں۔ یا بنوا لیا جائے۔ اس کی جو قیمت ہو۔ بندہ کو لکھ دیا جائے وہ آپ کے پاس پہنچ جائے گی۔ چوغہ کے بھیجنے کی صورت یہ ہے کہ جناب یہ چوغہ حسب ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ وہاں سے میرے پاس پہنچ جائے گا۔ بشرطیکہ مارچ کے مہینے کے اندر اندر لائل پور پہنچ جائے۔ حضرت مولانا محمد صاحب لائلپور محلہ سنت پور مدرسہ تعلیم الاسلام۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں۔ جب سے یہ پترالی چوغہ پٹھا، روئی کا چوغہ نہیں پہنا جاتا۔ اس لئے تکلیف دی گئی۔ تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں۔ سب حضرات اساتذہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام امید ہے کہ بواب سے سر فراز فرمایا جائے گا۔

۹۵۲

۱۴) حضرت اکرم المحترم زید فضلم۔ سلام مسنون نیاز مقرون کے بعد عرض ہے کہ مجد اللہ مع الخیر رہ کر مستعدی خیریت مزاج گرامی ہوں۔ آج بذریعہ بھائی محمد اختر صاحب لاہور سے چوغہ پہنچا۔ تبرک بھی ہے تزیین بھی ہے، تجل بھی ہے اور تذکر بھی ہے۔ انتہائی خوشی و مسرت ہوئی جناب کا اتنی توجہ فرمانا اور زحمت فرمانا باعث مسرت و ابتہاج ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مراتب میں بلندی اور ترقی عطا فرمائے۔ بدن پر بھی مطابق آیا۔ ہر طرح سے اعلیٰ و بہتر ہے۔ اب بے تکلف عرض ہے کہ اس کی قیمت بھی تحریر فرمادی جائے۔ یہاں مجد اللہ تعالیٰ بہم و جود خیریت ہے۔ نائب صاحب سلام فرماتے ہیں۔ اور سب طرح خیریت ہے۔ پرسان مال حضرات کی خدمت میں سلام فرمادیں۔ آپ حضرات کی جدائی دانتہ یہ ہے، شاق ہے، مگر مرضی خداوندی مدرسہ میں خیریت ہے۔ مدرسہ حقانیہ کے حضرات کو سلام مسنون اور استدعا دعا۔ والسلام

(باقی آئندہ)